

مصطفیٰ ﷺ
چہرہ

الضحیٰ
والضحی



خادم رسول ﷺ

علامہ فرحان غوری قادری

مختتم مدرسہ علمت رسول ﷺ حیدرآباد

۵ مہینہ مکمل ہونے کے لیے ضبط

0321-3052682

عقوبہ

ناشر:

مجمع المدینۃ العلمیۃ، محلہ کلاں، کلاں، کراچی

فون: 4640504 / 321-3052682

انتساب

☆ استاذ العلماء علامہ محمد حسن حقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

☆ علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی (شہید) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

☆ مولانا محمد سلیم قادری (شہید) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

☆ مرحومہ جمیلہ خاتون

اللہ تعالیٰ ان تمام اکابر کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقام و مرتبہ محبوب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قسم یاد فرمانا جو بارگاہِ الہی عز و جل میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔

وَالضَّحٰی ؕ وَاللَّیْلَ اِذَا سَجٰی ؕ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ؕ (پ ۳۰۔ الضحیٰ)

اس سورہ مبارکہ کے شانِ نزول میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی عذر کی بناء پر رات کے قیام کو ترک کر دیا تھا۔ اس پر ایک عورت (نازیبا) باتیں کہنے لگی۔ بعض نے کہا کہ مشرکین نے تاخیرِ نزول وحی پر طرح طرح کی باتیں بنانا شروع کر دی تھی۔ (بخاری جلد ۲، شفاء شریف ۳۹)

فقہ قاضی ابوالفضل (عیاض) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا یہ سورہ مبارکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر و منزلت اور عظمت و شان پر جو بارگاہِ الہی عز و جل سے عنایت ہوئی تھی۔ چھ وجہوں پر مشتمل ہے:-

اول..... یہ کہ اللہ عز و جل نے قسم کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حال کو بیان فرمایا۔ ارشاد ہوا:

وَالضَّحٰی ؕ وَاللَّیْلَ اِذَا سَجٰی ؕ (پ ۳۰۔ الضحیٰ: ۱، ۲)

ترجمہ کنز الایمان: قسم ہے چہرہ انور اور زلفِ عنبرین کی جبکہ وہ ڈھلک کر آجائے۔

یعنی ربّ ضحیٰ کی قسم، یہ بزرگی کے اعظم درجات میں سے ہے۔

دوم..... یہ کہ بارگاہِ الہی عز و جل میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بڑی قدر و منزلت ہے۔

فرمانِ الہی عز و جل:

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ؕ (پ ۳۰۔ الضحیٰ: ۳)

ترجمہ کنز الایمان: تمہارے رب نے تمہیں نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔

یعنی نہ آپ کو ترک کیا اور نہ مبغوض جانا۔ اور بعض نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند کرنے کے بعد آپ کو نہ چھوڑا۔

وَلِلْآخِرَةِ خَيْرُكَ مِنَ الْاُولٰٓئِ ۝ (پ ۳۰۔ النحی: ۴)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔

ابن اسحاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انجام کار میں اللہ عزوجل کے نزدیک اس سے بڑا ہے جو دنیا میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عزت و کرامت فرمائی ہے۔

سہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ جو کچھ شفاعت اور مقام محمود کا ہم نے آخرت میں ذخیرہ رکھا ہے وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اس سے بہتر ہے جو ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا میں عطا فرمایا۔

چہارم..... فرمانِ الہی عزوجل:

وَلَسَوْفَ يَعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰۤی ۝ (پ ۳۰۔ النحی: ۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

ابن اسحاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ اللہ عزوجل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا میں فراخی اور آخرت میں ثواب سے راضی کرے گا۔ بعض نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حوض کوثر اور شفاعت عطا فرمائے گا۔

اہل بیت نبوت علیٰ ہدہم الصلوٰۃ والسلام سے بعض علماء نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں اس سے زیادہ اُمید افزاء کوئی آیت ہے ہی نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس بات پر راضی ہوں گے ہی نہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک اُمّتی بھی دوزخ میں رہ جائے۔

پنجم..... یہ کہ اللہ عز وجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جو انعام و اکرام فرمائے ہیں ان کو شمار کرایا ہے اور آخر سورت تک اپنی جانب سے اپنی نعمتوں کا ذکر کیا ہے یعنی اللہ عز وجل کی طرف سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہدایت یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجہ سے لوگوں کو ہدایت دی۔

ہے کلام الہی میں شمس و ضحیٰ ترے چہرہ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دو تا کی قسم

(کلام اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ)

بر بنائے اختلاف تفاسیر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب میں قناعت پیدا کر کے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دل میں غنا ڈال دیا۔ بعض نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ نے اپنی طرف رجوع کرا دیا۔ بعض نے کہا کہ آپ کو بے مثل پایا تو اپنا بتا لیا۔ بعض مفسرین اس طرح بیان کرتے ہیں کہ کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ پایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سبب گمراہوں کو ہدایت دی۔ اور فقیر کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سبب غنی کیا۔ اور یتیم کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سبب جائے پناہ ملی۔ اللہ عز وجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں۔

اور معروف و مشہور تفسیروں کے مطابق یہ ہے کہ اللہ عز وجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی حال میں نہ چھوڑا۔ خواہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صغریٰ (بچپنا) ہو یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افلاس کی حالت ہو اور نہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشمن بنایا۔ بھلا اب جبکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرتبہ خصوصی مرحمت فرمایا اور اپنا پسندیدہ بنالیا۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو چھوڑ دے۔

ششم..... یہ کہ اللہ عز وجل نے جو نعمتیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کی ہیں ان کے اظہار کا حکم دیا اور جو بزرگیاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرحمت ہوئی ہیں ان کے شکر پذیر ہونے اور اعلان کرنے کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر کو اس آیت سے مشہور کیا:

و اما بنعمة ربك فحدث ۝ (پ ۳۰۔ النبی: ۱۱)

ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

نعمت کا شکر یہی ہے کہ اس کی تحدیث یعنی چرچا کیا جائے۔ کہ یہ حکم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے تو خاص ہے۔ لیکن امت کیلئے عام ہے۔ (شفاء شریف، ۴۹-۵۱)

واصبر لحکم ربك فانك باعيننا ۝ (پ ۲۷۔ الطور: ۴۸)

ترجمہ کنز الایمان: اپنے رب کے حکم کیلئے صبر کیجئے کیونکہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔

آئیے دیکھئے مزید شانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللہ کریم نے کس طرح بیان فرمائی

والنجم اذا هوىٰ (الیٰ قوله تعالى) لقد رأى من ایت ربہ الکبریٰ ۝ (پ ۲۷- النجم: ۱۸۷)

ترجمہ کنزالایمان: اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے
(یہاں تک کہ) بے شک اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں۔

النجم کی تفسیر میں مفسرین کے بکثرت اقوال مشہور ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ 'والنجم' اپنے ظاہری معنی پر ہے اور یہ کہ اس سے مراد قرآن ہے۔

حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ اس سے مراد حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں کہ وہ قلب محمد ہے۔
اور یہ بھی استدلال کیا گیا ہے کہ اللہ عز وجل کے فرمان

والسما والطارق ۝ وما ادرك ما الطارق ۝ النجم الثاقب ۝ (پ ۳۰- الطارق: ۱-۳)

ترجمہ کنزالایمان: آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی قسم اور کچھ تم نے جانا اور وہ رات کو آنے والا کیا ہے۔ خوب چمکتا تارا۔
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو روایت کیا ہے اس میں بھی النجم سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

یہ آیت کریمہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل و شرف میں اس حد تک پہنچتی ہے کہ کوئی عدد اس کو گھیر نہیں سکتا۔ اللہ عز وجل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت اور خواہشات نفسانی کے اتباع سے بچنے، سچائی اور تلاوت قرآن اور یہ کہ یہ کتاب اللہ عز وجل کی ایسی وحی ہے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جبریل علیہ السلام لے کر آئے۔ جو مضبوط طاقت والا ہے اس کی قسم کھائی ہے۔

پھر اللہ عز وجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت میں واقعہ معراج اور سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچنے اور جو کچھ قدرت الہی عز وجل کی بڑی نشانیاں ملاحظہ فرمائیں ان کی خبر دیکر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کی ہے اور سورۃ اسرئٰی کے شروع میں بھی اللہ عز وجل نے اس پر متنبہ کیا ہے۔ جو کچھ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عالم جبروت کا مکاشفہ اور عجائب ملکوت کا مشاہدہ ہوا ہے ایسا ہے کہ جس کا نہ کوئی عبارت احاطہ (گھیر) سکتی ہے اور نہ ادنیٰ سماع کی عقل عامہ (عام عقل) طاقت رکھتی ہے۔ (شفاء شریف، صفحہ ۵۲)

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان باتوں سے تعریف کی جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرحمت فرمائی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کو دوبالا کرنے کیلئے دو حروف تاکید سے کلام کو مستحکم کیا اور فرمایا:

وانك لعلیٰ خلق عظیم ۝ (پ ۳۹۔ القلم: ۴۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک تمہاری ٹھوکر بڑی شان کی ہے۔

’خلق عظیم‘ کی تفسیر میں بعض نے کہا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارادہ نہیں مگر جو اللہ عز وجل چاہے۔

واسطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ عز وجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حسن قبول کی تعریف کی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نعمتیں ارسال کر کے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ فضیلت مرحمت فرمائی جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی کو میسر نہیں۔ اسلئے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فطرت میں ہی مہربانی ہے۔ پس پاکی ہے اس مہربان بخشش کرنے والے، احسان کرنے والے، بہت بخشنے والے (خدا) کی جس نے بھلائی اور ہدایت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ٹھوکر دی۔ پھر اس کے کرنے والے کی تعریف کی اور اس پر اس کو جزا دی۔ پاکی ہے خدا کی، اس کی بخشش کیا ہی عام ہے اور اس کی مہربانیاں کس قدر وسیع ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفار کی بدگوئیوں پر تسلی دی کہ اس پر ان کو عذاب کا وعدہ دیا اور اس طرح ان کو ڈرایا۔
فرمان الہی عز وجل:

فستبصر ویبصرون ۝ بایکم المفتون ۝ ان ربک ہوا علم بمن

ضل عن سبیلہ ۝ وہوا علم بالمہتدین ۝ (پ ۲۹۔ القلم: ۵-۷)

ترجمہ کنز الایمان: تو اب کوئی دم جاتا ہے کہ تم بھی دیکھو گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں مجنون کون تھا۔

بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے۔ جو اس کی راہ سے بہکے اور وہ خوب جانتا ہے جو راہ پر ہے۔

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح و ثناء کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کی مذمت کو عطف کر کے ان کی بری خصلتوں کو بیان کیا۔ ان کے معائب (خرابیاں) شمار کئے۔ اس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت شامل کی اور اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصرت و حمایت فرمائی اور دشمن کی دس سے زائد برائیاں بیان کیں اور یوں فرمایا:

فلا تطع المکذبین ۝ ودوا لو قدھن فیدھنن ۝ ولا تطع کل حلاف مہین ۝ ہماز مشاء بنمیم ۝

مناع للخیر معتداثیم ۝ عتل بعد ذلک زمیم ۝ ان کان ذامال وبنین ط اذا تتلی علیہ

ایتنا قال اساطیر الاولین ۝ (پ ۲۹۔ القلم: ۸-۱۵)

ترجمہ کنز الایمان: تو جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں

اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑی قسمیں کھانے والا ذلیل، بہت طعنے دینے والا، بہت ادھر کی ادھر لگاتے پھرنے والا،

بھلائی سے بڑا روکنے والا، حد سے بڑھنے والا گناہگار اس پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا، اس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے،

جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں، کہتا ہے اگلوں کی کہانیاں ہیں۔

نوٹ..... اصل کی خطا سے مراد (حرام النسل)۔

پھر اللہ عز وجل نے اپنی اس سچی وعید کو بیان کرنے کے بعد اس پر ختم کیا کہ

سنسمہ علی الخرطوم ۝ (پ ۲۹۔ القلم: ۱۶)

ترجمہ کنز الایمان: قریب ہے کہ ہم اس کی سورت کی سی ہوتھنی پر داغ دے دیں گے۔

پس اللہ عز وجل کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد کرنا اور اللہ عز وجل کا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں، بدگوؤں کا رد کرنا،

بہ نسبت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رد کرنے کے بہت زیادہ سخت ہے اور یہ بات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت میں بہت زیادہ

ثابت ہے۔ (شفاء شریف ۵۵: حصہ اول)

اللہ عز وجل کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مورد شفقت و کرم بنانا

فرمان الہی عز وجل:

طہ ۵ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَتَشْقَىٰ ۝ (پ ۱۶-طہ: ۲۱)

ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب! ہم نے یہ قرآن اس لئے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔

یہ آیت کریمہ اس وقت اُتری جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیداری اور قیام لیل میں بڑی مشقت اٹھاتے تھے۔ جیسا کہ ربیع بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بالاسناد یہ حدیث مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر دوسرا پاؤں اٹھا لیتے تھے۔ اس پر اللہ عز وجل نے سورہ طہ نازل فرمائی۔

یعنی اے محبوب آپ زمین پر پاؤں رکھیں ہم نے یہ قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔ یہ بات پوشیدہ نہیں۔ یہ سب کچھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعزاز و اکرام اور خیر خواہی میں ہے۔

فرمان الہی عز وجل:

فلعلک باخع نفسك على اثارهم ان لم يؤمنوا بهذا الحديث اسفا (پ ۱۵-سورۃ الکہف: ۶)

ترجمہ کنز الایمان: تو شاید تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے پیچھے اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں غم سے

(یعنی اللہ و رسول عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائیں)۔

فرمان الہی عز وجل:

لعلک باخع نفسك الا يكونوا مؤمنين (پ ۱۹-سورۃ الشعراء: ۳)

ترجمہ کنز الایمان: شاید تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے غم میں کہ وہ ایمان نہیں لائے۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبلیغ اسلام کیلئے اتنی کوشش کرتے جس کی مثال کوئی لاسکتا نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ دلی درد اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس طرح فرمایا۔ کیا آپ اپنی جان پر کھیل جاؤ گے اگر وہ مسلمان نہیں ہوئے۔

وَلَقَدْ اسْتَهْزَى بِرَسُولِ مِنْ قَبْلِكَ (پ ۷۔ سورۃ النعام: ۱۰)

ترجمہ کنز الایمان: اور ضرور اے محبوب تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ٹھٹھا کیا گیا۔

علامہ مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ عز وجل نے اس ذکر سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی اور مشرکوں کی سختیوں پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قوت برداشت مرحمت فرمائی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبردار کر دیا کہ جو (بد نصیب) شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر زیادتی کرے گا اس پر ایسا عذاب ہوگا جیسا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے رسولوں کے مکذبین (جھٹلانے والوں) پر ہوا۔ اور اسی تسلی و توفی کی مثل اللہ عز وجل کا یہ فرمان ہے:

وَإِنْ يَكْذِبُوا فَقَدْ كَذَّبْتَ رَسُولَ مِنْ قَبْلِكَ ط (پ ۲۲۔ سورۃ فاطر: ۳)

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تمہیں جھٹلائیں تو بے شک تم سے پہلے کتنے ہی رسول جھٹلائے گئے۔

اللہ عز وجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گزشتہ امتوں کے احوال کی خبر دے کر عزت افزائی فرمائی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے نبیوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ماجرا ہوا۔ اور نبیوں کو بھی اسی طرح آزمایا گیا تھا۔ اللہ عز وجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی کفار مکہ کی آزمائشوں پر اسی طرح تسلی دی۔ اس کے بعد اللہ عز وجل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوش کر کے اس کا سبب بتا دیا۔ چنانچہ اللہ عز وجل فرماتا ہے:

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنْتَ بِمَلُومٍ (پ ۲۷۔ سورۃ الذاریات: ۵۴)

ترجمہ کنز الایمان: آپ ان سے منہ پھیر لیجئے۔ اب آپ پر کچھ الزام نہیں۔

یعنی ادائے رسالت اور اپنی تبلیغ میں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد کی گئی ہے اب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی ملامت نہیں۔ اسی طرح یہ بھی اللہ عز وجل فرماتا ہے:

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا (پ ۲۷۔ سورۃ الطور: ۴۸)

ترجمہ کنز الایمان: اور اے محبوب تم اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو کہ بیشک تم ہماری نگہداشت میں ہو۔

یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی ایذا پر صبر کریں۔ کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ہماری نگہداشت میں ہیں۔ اللہ عز وجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح بکثرت آیات میں تسلی دی۔

ان آیات میں ہم کو پتا چلا غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دیتے وقت صبر کا پیمانہ اختیار کرنا ہوگا۔ دوسرا تبلیغ اسلام کی جھلک بھی نظر آرہی ہے۔ لہذا مسلمان بھائیو! اللہ عز وجل کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حقیقی محبت کرو اور گستاخ رسول کی خوب ذلت کرو۔

آئیے ہم اب شانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیثِ مبارکہ سے پیش کرتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث بھی ہے جب انہیں بھوک نے ستایا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے آنے کو فرمایا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ ہدیہ پیش کیا گیا تھا۔ ان کو حکم دیا کہ اہل صفہ کو بلا لو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دل میں کہا کہ اتنے سے دودھ میں کیا ہوگا۔ میں زیادہ مستحق تھا کہ بھوک مجھے لگی ہوئی تھی اس کو پیتا اور اس سے طاقت حاصل کرتا۔ غرضیکہ میں نے ان کو بلایا اور بیان کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کو پلاؤ تو میں ہر شخص کو پیالہ دیتا جاتا۔ وہ پیتا اور سیراب ہو جاتا پھر دوسرے کو دیتا وہ پیتا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالے کو پکڑا اور فرمایا اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ بیٹھ جاؤ اور پیو تو میں نے پیا پھر فرمایا اور پیو۔ یہاں تک کہ میں نے عرض کیا اب نہیں پیا جاتا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا۔ اب دودھ کے گزرنے کی بھی گنجائش نہیں پاتا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالہ لیا اللہ عز وجل کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا پی لیا۔ (بخاری و شفاء ۲۷۰)

کیوں جناب ابو ہریرہ کیسا تھا وہ جامِ شیر
جس نے ستر صاحبو کا منہ دودھ سے بھر دیا

(کلامِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بالا سناد حدیثِ روایت کی۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم طعام (کھانے) کی تسبیح سنا کرتے تھے۔ حالانکہ وہ کھایا جا رہا ہوتا اور دوسری روایت میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا کرتے اور اس کی تسبیح سنا کرتے تھے۔ (بخاری و شفاء ۲۷۸)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ میں تھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ کے کسی گوشے میں تشریف لے گئے تو کوئی درخت و پہاڑ ایسا نہ تھا جس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ کہا ہو۔ (سنن ترمذی، شفاء ۲۷۸)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں اس پتھر کو جانتا ہوں جو مجھ پر سلام پیش کرتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ حجرِ اسود ہے۔ (مسلم شریف، شفاء ۲۷۸)

یہ تو مختصر معجزات کے بارے میں تھا۔ آئیے آپ کو بتائیں کہ بے جان چیزیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرتی ہیں۔
تڑپتی ہے روتی ہے۔

حضرت ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کجھور کے ستونوں پر سقف (چھتی ہوئی) تھی۔
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو ان میں سے ایک ستون سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے۔
پھر جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے منبر بنایا گیا تو ہم نے اس ستون سے ایسی آواز سنی جیسے اونٹنی بچہ جنتے وقت روتی ہے۔

(بخاری شریف، شفاء ۲۷۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ اس کے رونے سے مسجد میں ہلچل مچ گئی اور سہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت میں ہے
کہ کثرت سے لوگ رونے لگے جب اس کو انہوں نے روتے دیکھا۔ مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے
وہ ستون اتار دیا کہ جگر پھٹ جاتے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور اپنا دست مبارک اس پر رکھا
پھر وہ خاموش ہوا۔

ایک روایت میں اتنا اضافہ کیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے
اگر میں اس کو چپ نہ کراتا تو قیامت تک ایسے ہی میرے غم میں وہ روتا رہتا۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کو منبر کے
نیچے دفن کر دیا جائے۔ (شفاء شریف ۲۷۸)

جس وقت اہل مکہ نے (فتح مکہ سے پہلے) زید بن دثنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حرم سے نکالا کہ ان کو قتل کر دیں تب ابوسفیان بن حرب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنی حالت کفر کے زمانہ میں) اس سے کہا اے زید! تم کو اللہ عز وجل کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تو پسند کرتا ہے کہ
اس وقت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تیری جگہ ہوں اور ان کی (معاذ اللہ) گردن ماری جائے اور تو واپس اپنے اہل و عیال میں
چلا جائے؟ تب زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، اللہ عز وجل کی قسم میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت
جہاں بھی رونق افروز ہوں اس جگہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پائے اقدس میں کانٹا بھی چبھے اور میں اپنی جگہ (یونہی) بیٹھا رہوں۔
اس وقت ابوسفیان نے کہا کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ کسی کو اس قدر محبوب رکھتا ہو، جس قدر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

کے اصحاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) رکھتے ہیں۔ (دلائل النبوة، للبیہقی، شفاء ۳۱ حصہ سوم)

حماد بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر دست مبارک پھیر کر اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برکت کی دعا فرمائی۔ تو جب انہوں نے اسی سال کے ہو کر انتقال کیا تو وہ جوان معلوم ہوتے تھے۔ اس قسم کے واقعات بہت سے لوگوں سے مروی ہیں۔ ان میں سائب بن یزید اور دیگر کے واقعات ہیں۔ (دلائل النبوة، للبیہقی)

اور عتبہ بن فرقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوشبو عورتوں کی خوشبوؤں پر غالب تھی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک ان کے پیٹ اور پیٹھ پر پھیرے تھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عائد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ سے خون کو اپنے دست مبارک سے صاف کیا جب وہ حنین کے دن زخمی ہو گئے تھے اور ان کیلئے دعا فرمائی تو ان کا چہرہ اسی طرح دکنے لگا تھا جیسے گھوڑے کی سفید پیشانی چمکتی ہے۔ (طبرانی کبیر، شفاء ۳۰۰)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے کو مس فرمایا تو ان کا چہرہ چمکنے لگا۔ یہاں تک کہ لوگ ان کے چہرے میں ایسے دیکھتے تھے جیسے آئینہ میں دیکھتے ہیں۔ (دلائل النبوة، للبیہقی)

ابو الفضل جو ہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ جب وہ زیارت کیلئے مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو آبادی شروع ہوتے ہی سواری سے اتر پڑے اور روتے ہوئے پیدل چلنے لگے۔ اس وقت یہ شعر ان کی زبان پر جاری تھا۔

﴿ ترجمہ ﴾

☆ جب ہم نے اس ہستی مقدس کے نشانات کو دیکھا جس نے ہمارے عقل و خرد کو نشانات کی معرفت کیلئے نہ چھوڑا۔
☆ تو ہم اس محبوب کی بزرگی کی خاطر اپنی سواریوں سے اتر پڑے تاکہ اس سے بچیں جس نے سوار ہو کر زیارت کی اور دربار سے دور کر دیا گیا یا پیادہ (پیدل) چلتے ہیں۔

کسی طالب حق سے مروی ہے کہ جب وہ مدینہ میں حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھا تو بے ساختہ کہنے لگا۔

(ترجمہ) ہم سے جب پردہ اٹھایا گیا تو دیکھنے والے کو ایسا چاند نظر آیا جس سے تمام اوبام فنا ہو جاتے ہیں۔

اتنی شان و شوکت کے باوجود رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کا یہ حال ہے کہ مغیرہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنی نمازیں پڑھا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم متورم ہو جاتے تھے (یعنی سوج جاتے تھے) آپ سے عرض کیا گیا آپ کیوں اتنی مشقت برداشت کرتے ہیں حالانکہ اللہ عزوجل نے آپ کے سبب اگلے پچھلوں کے تمام ذنوب معاف فرمادیئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں اللہ عزوجل کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم،

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر عمل ہیئتگی کا ہوتا تھا۔ تم میں کون ہے کہ وہ طاقت رکھے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکھتے تھے۔ فرماتی ہیں روزہ رکھتے تھے تو ہم کہتے اب کبھی افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے تھے تو ہم کہتے اب روزہ نہیں رکھیں گے۔ (بخاری و مسلم و شفاء ۱۳۲)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عبداللہ بن۔۔۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے ایسی آواز آرہی تھی جیسے ہانڈی پکتی ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، سنن نسائی، شفاء ۱۳۳)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کا ایسا عالم تھا کہ اللہ کریم نے وحی نازل فرمائی:

طہ ہ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰی ہ (پ ۱۶۔ طہ: ۲۹)

ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب! ہم نے یہ قرآن اس لئے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔

☆ جب ہماری سواری کی حضور تک رسائی ہو جائے تو اب کجاووں پر بیٹھنا حرام ہے۔

☆ ہم کو ایسی بارگاہ میں رسائی میسر آگئی جو زمین کے پاک کرنے والوں میں سب سے بہتر ہیں تو اب سواریوں کو

ہماری جانب سے امن وامان ہو۔ (شفاء ۶۴، حصہ دوم)

